عالم اسلام

حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

سقوط سبرانیکا، صدی کا سب سے بڑا المیہ

اقوام متحدہ کا شرمناک کردار

فاضل مقالہ نگار کی تحریر گو تاخیر سے موصول ہوئی مگر اقوام متحدہ کے پچاس سالہ جشن کے حوالے سے عالم اسلام بالخصوص بوسنیا کے سلسلہ میں اسکا مذموم کردار اور سقوط سبرانیکا کے بہت سے اہم گوشوں سے متعلق تفصیلات اور افادیت کے پیش نظر نذر قارئین ہے۔

پاکستان میں بوسنیا سفیر ساجدہ سلاجک نے کہا کہ سبرانیکا کا سقوط عالم اسلام کے لیے اس صدی کا بہت بڑا المیہ ہے بوسنیا کی پکار پر کوئی ہماری مدد کو نہیں آیا جس کے نتیجہ میں سقوط سبرانیکا کا سانحہ رونما ہوگیا۔ ساجدہ سلاجک نے کہا کہ سبرانیکا کی ساٹھ ہزار آبادی ہفتوں محصور رہی وہاں سربوں نے ظلم کی انتہا کردی مگر حقوق انسانی کی تنظیمیں چپ سادھے رہیں کسی نے بھی سربوں کے ظلم کی مذمت نہیں کی۔ ابھی تک سینکڑوں خاندانوں کا کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے۔

(جنگ ۱۸ر جولائی ۹۵ء)

بوسنیا کے وزیر خارجہ شاکر بے نے بھی برطانوی اخبارات اور ٹیلیویژن کو دیئے گئے انٹرویو میں پھر سے اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ سربوں کے مظالم اپنے انتہا کو پہنچ رہے ہیں۔ اور دنیا کے حکمران ان مظالم کو کھلی آنکھوں دیکھنے کے باوجود خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ اقوام متحدہ نے بوسنیا کے معاملے میں جو رول ادا کیا ہے اس نے ہمارے ساتھ اور زیادتی کی ہے۔ اگر ساری دنیا کے ممالک ہماری مدد کے لیے تیار نہیں تو کم از کم ہمیں اپنے دفاع کا حق دیا جائے تاکہ ہم اپنے وطن اور اپنی زمین کی حفاظت کر سکیں۔

بوسنیا کے مسلمان گزشتہ چار سال سے سرب جارحیت کا شکار ہیں۔ شاید ہی کوئی دن گزرتا ہو جس دن سرب فوجوں کی جانب سے گولہ باری نہ ہوتی ہو اور مسلمان مرد اور عورت و بچے اور بوڑھے ان کی درندگی کا نشانہ نہ بنتے ہوں یہ کھیل صرف سرائیوو تک محدود نہیں بلکہ جن جن علاقوں میں مسلمان آباد یا پناہ گزیں ہیں ان تمام علاقوں میں سرب جارحیت اور درندگی کھلے عام ہو رہی ہے۔ قتل و غارت گری۔ عصمت دری۔ اجتماعی قتل۔ گھروں اور دیگر املاک کی بربادی سرب فوجوں کا کوئی نیا کھیل نہیں یہ روز اوّل سے جاری ہے۔ دنیا بھر کے اخبارات اور یورپ کے ذرائع ابلاغ ان مناظر کو پیش کر رہے ہیں اور اس کے شواہد سامنے لا رہے ہیں اور علی الاعلان کہہ رہے ہیں کہ سرب درندوں کا واحد مقصد اس پورے علاقے میں مسلمانوں کا خاتمہ ہے۔ یورپ اور امریکہ کے نیوز کاسٹر اور رپورٹروں کی زبان نسلی تطہیر —— کا جملہ بار بار دہرانے سے نہیں تھک رہی ہے۔ پھر بھی سرب درندے کسی کو خاطر میں نہیں لاتے۔ جو قرار دادیں اور فیصلے کیے جاتے ہیں

یہ ظالم ایک ایک کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیتے ہیں ۔ جونہی سرب جارحیت میں اضافہ ہوتا ہے ۔ یورپ کے وزراء کچھ ایسے فیصلے ضرور کرتے ہیں جن سے یہ تاثر دینا مقصود ہوتا ہے کہ مہذب قومیں اب اس جارحیت کو برداشت نہیں کرے گی لیکن وہ فیصلے اس قدر کمزور ہوتے ہیں کہ جن پر نہ وہ خود عمل کر سکتے ہیں اور نہ ہی سرب رہنما ان فیصلوں کو کوئی اہمیت دیتے ہیں

کون نہیں جانتا کہ یورپ کے زعماء اور عالمی بزرجمہروں نے اس لڑائی کو محدود کرنے اور اسے ختم کرنے کے نام پر سابق یوگوسلاویہ پر اسلحہ کی پابندی عائد کر دی کہ کوئی فریق کسی سے اسلحہ نہیں حاصل کر سکتا ۔ اس فیصلے پر اقوام متحدہ نے لبیک کا نعرہ لگایا ۔ اور اس کی نگرانی کے لیے قوانین وضع کیے گئے ۔ ہوائی اور بحری جہازوں اور بری راستوں پر فوجی متعین کیے گئے ۔ یہ سب کچھ ہوا ۔ لیکن کس کے لیے ؟ کیا سب فریق کے لیے یہ قوانین تھے اور کیا سب کے ساتھ یکساں سلوک کیا گیا ؟ اس کا جواب نفی میں ہے ۔ سرب رہنما اور ان کی فوجوں کو اسلحہ ملتا رہا ۔ وہ ہر فیصلے کی خلاف ورزی کرتے رہے ۔ اور پوری قوت کے ساتھ بوسنیا کے مسلمانوں کو دبانے اور ان کو مٹانے کے لیے ایک منظم منصوبے کے تحت آگے بڑھتے رہے ۔ اقوام متحدہ نے نوفلائی زون (NO FLY ZONE) بنایا تو سرب نے اس کی مخالفت کی ۔ انہیں اپنے ہتھیار جمع کرانے کا حکم دیا تو اس کی مخالفت کی گئی بلکہ جمع شدہ ہتھیاروں کو اقوام متحدہ کی نگران فوج کے سامنے چھینا گیا ۔ ادھر بوسنیا کے مسلمانوں پر یہ پابندی برابر عائد رہی ۔ ان کی نگرانی ہوتی رہی کہ کہیں سے انہیں اسلحہ نہ ملنے پائے ۔ انہوں نے اگر اپنے دفاع کے لیے ہتھیار اٹھائے تو یہ چیخ پڑے کہ تم ایسا نہ کرو اس سے جنگ کی شدت میں اضافہ ہو جائے گا کھلے عام ظلم و زیادتی درندگی و سفاکی کے نتیجے میں دفاع کا حق مانگا تو انہیں یہ کہہ کر روک دیا گیا کہ اس کی اجازت نہیں مل سکتی ۔ البتہ تمہارے شہروں اور علاقوں کی اقوام متحدہ حفاظت کرنے کا ذمہ دار رہا ہے ۔ بوسنیا کے مسلمانوں کو کیا پتہ تھا کہ یہ اقوام متحدہ بوسنیا کے مسلمانوں پر ہونے والے ظلم کو روکنے کے لیے نہیں بلکہ ظالم کی حوصلہ افزائی کرنے آیا ہے ۔ وہ ایک نظر برداشت نہیں کر سکتا کہ کسی جگہ مسلمانوں کا سر بلند ہو سکے ۔ یورپ اس بات کو کیسے برداشت کر سکتا ہے کہ اس کے درمیان ایک اسلامی مملکت وجود میں آجائے ۔ بوسنیا کے رہنما نے اقوام متحدہ کے بنائے گئے جال میں کچھ اس طرح پھنس گئے کہ اب سوائے حامی بھرنے کے اور کچھ چارہ نہ تھا ۔ اقوام متحدہ نے بوسنیا کے مسلمانوں اور دیگر اسلامی حکومتوں کو خوش کرنے کے لیے اعلان کر دیا کہ بوسنیا کے فلاں فلاں شہر اور علاقے محفوظ علاقے قرار دے دیئے گئے ہیں ۔ اب ان علاقوں کی نگرانی اقوام متحدہ کرے گا ۔ وہاں نہایت ہی قلیل تعداد میں فوجی (کمزور ہتھیاروں کے ساتھ) متعین کر دیئے گئے ۔ ان علاقوں کے مسلمانوں سے ان کے ہتھیار لے لیے گئے ۔ یہ یقین دہانیاں اور بھاری بھرکم اعلانات کچھ اس انداز میں نشر کیے گئے کہ گویا اس علاقے کی طرف بری نگاہ اٹھانے والا اپنی موت کو دعوت دے گا ۔

مگر ہوا کیا ؟ سب نے کھلی آنکھوں دیکھا کہ جن جن علاقوں کو محفوظ علاقہ قرار دیا گیا تھا وہی علاقے سرب درندگی اور جارحیت کا شکار بنے ۔ انہیں علاقوں کو تباہ و برباد کیا گیا ۔ وہاں کے مردوں کو گرفتار ، ان کی عورتوں کی عصمت دری

اوران کی املاک کی تباہی سب کے سامنے ہے۔ سرب درندے جب انہیں علاقوں میں آتے تو وہاں متعین اقوام متحدہ کے فوجی یہ کہہ کر رخصت ہو جاتے کہ ہم تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ ہمارا دائرہ اختیار محدود ہے۔ انہوں نے ہم پر حملہ نہیں کیا اس لیے ہم بھی جوابی کاروائی کرنے کے ہرگز مجاز نہیں۔ کوئی ان سے پوچھنے والا نہیں کہ آخر تم نے ان علاقوں اور یہاں مقیم مسلمانوں کی حفاظت کرنے کا وعدہ اور ذمہ کس لیے کیا تھا؟۔ ادھر سرب رہنما اوران کی فوج ان علاقوں کو تاراج کرتی اور ادھر اقوام متحدہ اور نیٹو میں قرار دادیں پاس ہوتی۔ نہ مسلمانوں سے اظہار ہمدردی کی جاتی نہ ان کی مدد۔ اور نہ سرب جارحیت کو روکنے کے لیے کوئی مستقل منصوبہ بندی۔ اس طرح بوسنیا کے ایک ایک شہر اور علاقے سرب درندوں کے قبضے میں آتے رہے۔ جن میں سبرانیکا کا علاقہ بھی ہے۔ یہاں مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد اس خیال سے مقیم اور پناہ گزین تھی کہ اقوام متحدہ نے اس علاقہ کو محفوظ علاقہ قرار دے کر اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہوا ہے۔ لیکن سربوں کی مسلسل گولہ باری اور اقوام متحدہ کی عیارانہ پالیسی اور خاموشی کی وجہ سے ہزاروں کو اپنی جانوں سے ہاتھ دھونا پڑا۔ جو مرد بچ گئے انہیں گرفتار کر لیا گیا اوران پر جنگی جرائم کا جرم عائد کر کے اپنے خاندانوں سے جدا کر دیا گیا۔ ان کی عورتوں کی اجتماعی عصمت دری کی گئی۔ یہاں موجود اقوام متحدہ کے فوجی خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہے تھے۔ ان کی آنکھوں کے سامنے انسانی حقوق کی پامالی اور بربادی ہو رہی تھی۔ لیکن کسی رہنما نے یہ زحمت گوارا کرنے کی کوشش نہ کی کہ سرب درندوں کا ہاتھ پکڑ سکے اور انہیں انسانی حقوق کا واسطہ دے کر اس ذلیل ترین اور وحشیانہ عمل سے روک سکے۔ اس منظر کو دیکھ کر ایسا لگ رہا ہے کہ یہ سارے فوجی (یعنی سرب اور اقوام متحدہ کے فوجی) گو الگ الگ لباس اور ٹوپی پہنے ہوئے ہیں لیکن درحقیقت ایک ہی ہیں اور سب کا مقصد ان مسلمانوں کی تذلیل اوران کو نیست و نابود کرنا ہے۔

کیمبرج یونیورسٹی لندن کے ماڈرن تاریخ کے لیکچرار ڈاکٹر رابرٹ تھامس کا کہنا ہے کہ اقوام متحدہ کو بہت پہلے سے اس بات کا علم تھا کہ سبرانیکا پر سربوں کا حملہ ہوگا اور اس محفوظ علاقہ پر سرب قابض ہو جائیں گے، وہ لکھتے ہیں کہ سبرانیکا میں متعین اقوام متحدہ کی فوج کے ایک نہایت ہی اہم ذمہ دار نے کہا۔

WE KNEW FOR MONTH THAT THE BOSINIAN SERBE PLANNED TO TAKE THE SERBCENICA. SIAD ONE HIGHLY PLACED ON MILITARY OFFICIAL IT WAS JUST QUESTION OF WHON. (DAILY TECEGRA) (16-JULY 95)

یعنی ہمیں مہینوں پہلے سے اس کا بخوبی علم تھا کہ البتہ سوال یہ تھا کہ یہ حملہ کب ہوگا؟۔ یعنی ابھی اجازت نہیں ملی تھی پھر جس دن اجازت مل گئی سربوں نے ظلم و ستم کی انتہا کر دی اور اقوام متحدہ اور مغربی ممالک ان مظالم کو

کھلی آنکھوں دیکھتے رہے اور اس کی پوری پوری حوصلہ افزائی کرتے رہے۔ اگر اقوام متحدہ میں ذرا سی دیانت ہوتی تو وہ آنے والے ان خطرات کے سدباب کے لیے بہت کچھ کر لیتی لیکن نہیں! کیونکہ وہ خود یہ کردار ادا کر رہی تھی۔

لندن سے شائع ہونے والے اخبار سنڈے ٹائمز کی ایک رپورٹ میں بتلایا گیا کہ سقوط سبرانیکا کے حادثہ میں اقوام متحدہ کے فوجی بے بس نہ تھے بلکہ سربوں کی کاروائیوں میں در پردہ شریک رہے۔ اخبار کے مطابق سرب فوجی مسلمان عورتوں سے یہ کہتے کہ تم اسلامی ریاست میں کیا کرو گی کیونکہ ہم تمہارے مردوں کو یہاں قتل کر دیں گے۔

اخبار نے مزید لکھا کہ اقوام متحدہ کے کمانڈر فتح کا جشن سرب جرنلوں کے ہمراہ شراب نوشی کرتے ہوئے مناتے رہے۔" مسلمانوں کے مکمل انخلاء سے قبل اور اس کے بعد بھی اس شہر پر آگ کے گولے برستے رہے اور یہاں مسلمانوں کی ایک ایک یادگار مٹادی گئی۔ خبر میں بتلایا گیا کہ ۲۰ ہزار سے زائد مسلمان مرد لاپتہ ہیں جب کہ کئی ہزار مسلمان مردوں کو قتل کر دیا گیا ہے اقوام متحدہ کے ایک ترجمان سے جب پوچھا گیا کہ سبرانیکا کے جن مسلمانوں کو سرب فوجوں نے گرفتار کیا ہے وہ کہاں اور کس حالت میں ہیں تو انہیں جواب دیا گیا کہ معلوم نہیں وہ ہزاروں مرد کہاں ہیں؟ اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ان کا اتہ پتہ معلوم کریں" اور آج تک کسی کو معلوم نہیں کہ ان مسلمان مردوں کا کیا ہوا ہے۔ نہ مغربی رہنماؤں نے پوچھا کہ انہیں کس مقام پر رکھا گیا ہے۔ نہ حقوق انسانی کی تنظیموں اور اداروں نے یہ پوچھنا پسند کیا کہ ان لوگوں کو حقوق انسانی حاصل ہیں یا نہیں۔ اور اس سے زیادہ افسوس ناک بات یہ ہے کہ کسی اسلامی ملک کے حکمران نے اقوام متحدہ سے یا اس کے نمائندے نے اقوام متحدہ کی مجلس عام میں ان مسلمان مردوں کے بارے میں کچھ پوچھنے کی زحمت گوارا فرمائی۔ فالی اللہ المشتکی۔

ابھی سقوط سبرانیکا پر تبصرے اور بیانات جاری تھے اور عالم اسلام کے لیڈروں کی بے حسی کا ماتم کیا جا رہا تھا کہ خبر نشر ہوئی کہ بوسنیا کے دوسرے شہر زیپا پر بھی سرب فوجوں نے شدید حملہ کر دیا ہے۔ اور ہر طرف آگ ہی آگ ہے۔ چاروں طرف سے شہر کو گھیرا جا چکا ہے۔ یہ حملہ اچانک نہ تھا بلکہ بہت پہلے سے یہ اعلانات چلے آ رہے تھے کہ سبرانیکا کے بعد دوسرے علاقوں پر سرب فوجوں کا حملہ ہونے والا ہے۔ اور ان تمام شہروں کو جو بوسنیا کے مسلمانوں کے پاس ہیں سرب حکومت کا اس پر قبضہ ہوگا۔ اخبارات اور ٹیلیویژن پر اس منصوبے پر تبصرے ہوتے پائے گئے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اقوام متحدہ کو بھی اس کا علم تھا کہ سرب سبرانیکا کے بعد زیپا پر حملہ کرنے والے ہیں اور مغربی حکمرانوں کو بھی اس منصوبے کا اچھی طرح پتہ تھا۔ پھر لطف کی بات یہ ہے کہ یہ شہر بھی اقوام متحدہ کا طے کردہ محفوظ علاقہ تھا۔ اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود اقوام متحدہ نے لے رکھی تھی اور اس کی مخالفت پر دھمکیاں بھی دی جا چکی تھیں۔ لیکن سرب فوجوں نے ان تمام دھمکیوں کے باوجود اقوام متحدہ کے کچھ فوجی یرغمال بنا لیے اور دھمکی دی کہ اگر اقوام متحدہ یا نیٹو نے سرب فوجوں کے راستے میں رکاوٹ پیدا کی تو ان کے فوجیوں کی جان کی حفاظت کے ذمہ دار نہیں۔ بوسنیا کی مسلمان حکومت نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ زیپا شہر کی حفاظت

کی جائے۔ اوران کے ساتھ کیے گئے وعدے پورے کیے جائیں۔ لیکن اقوام متحدہ نے حکم جاری کر دیا کہ زیپا میں متعین اقوام متحدہ کے فوجی اپنی چوکیاں خالی کر دیں اور خدشہ ظاہر کیا کہ زیپا شہر کسی وقت بھی سربوں کے ہاتھ میں آسکتا ہے۔ انہی دنوں بطروس غالی کے خصوصی ایلچی یاسوشی اکاشی بوسنیا میں تھے۔ ان سے مطالبہ کیا گیا کہ اقوام متحدہ اپنے ہی طے کردہ محفوظ علاقہ کی حفاظت کرے۔ اور وہاں مقیم ہزارہا مسلمان باشندوں کے جان ومال کی حفاظت کے لیے کوئی عملی قدم اٹھائے ریاسوشی اکاشی نے جو جواب دیا اسے پڑھیئے اور بوسنیا کے معاملات میں اقوام متحدہ کی پالیسی پر غور کیجئے اس نے کہا۔

ہم جانتے ہیں کہ زیپا پر سربوں کا قبضہ ہونے والا ہے اسے روکنے کے لیے اقوام متحدہ کچھ نہیں کرسکتی۔

(جنگ لندن ۲۰/جولائی)

ان سے جب سقوط سبرانیکا کے بارے میں دریافت کیا گیا تو جواب ملا کہ سبرانیکا پر سربوں کے قبضہ سے انہیں (بس) افسوس ہوا ہے (ایضاً)

اب غور فرمایئے کہ بوسنیا کے مسلمانوں کا مقابلہ صرف سرب فوجوں سے ہے؟ یا اقوام متحدہ (یعنی امریکہ، برطانیہ، یورپ) سے ہے؟ یہ سارے چاہتے ہیں کہ جس طرح بھی بن پڑے اس علاقے سے مسلمانوں کا نام ونشان مٹا دیا جائے اور مسلمانوں کی ایک ایک تاریخی یادگار اور عمارتیں ختم کر دیں جائیں۔ تاکہ یہاں آئندہ کسی اسلامی ریاست کے ابھرنے کا امکان تک باقی نہ رہے۔

گزشتہ مہینوں میں جو رپورٹ عالمی ذرائع ابلاغ سے سامنے آئی ہے اس سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں عربی مجلہ الدعوۃ میں ایک عربی مجاہد شیخ باحاذق کے حوالے سے ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے شیخ صاحب حال ہی میں سابق یوگوسلاویہ کی ایک ریاست سلوانیا سے ہو کر آئے ہیں۔ وہاں ان کی ملاقاتیں بوسنیا کے مہاجر مسلمانوں سے بھی ہوئیں وہ بتاتے ہیں ان درندوں (آرتھوڈکس صلیبی سرب) نے اپنے مذہبی تعصب کا ثبوت اس طرح دیا ہے اور صلیبی جنگوں کا انتقام بوسنیا کے مسلمانوں سے اس طرح لیا ہے کہ زندہ لوگوں کے سینوں پر خنجر سے صلیبیں بناتے ہیں اس مقصد کے لیے مسلمانوں کو باندھ دیتے ہیں اور بسا اوقات اتنی گہری صلیب بنانے کی کوشش کرتے ہیں کہ مسلمان موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں بچوں کو ذبح کرتے ہیں اور پھر ان کے ماں باپ کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ اپنے بچوں کا خون پیئیں، حاملہ عورتوں کا پیٹ چاک کر کے بچے کو نکال کر عورتوں کا پیٹ سوئی دھاگے سے سی دیتے ہیں جس سے شاید ہی کوئی خاتون بچ پاتی ہو۔

نیوز ویک کا ایک نمائندہ لکھتا ہے کہ بے شمار دہشت ناک کہانیاں بوسنیا کے خوف زدہ اور زخمی لوگوں نے سنائی۔ مشرقی بوسنیا میں تزلہ کے قریب ایک عینی شاہد نے دہشت ناک منظر دیکھا کہ تین مسلمان نوجوان لڑکیاں کمر تک ننگی خار دار تار لگے باڑھ کے اندر وہ ہر ایک کے استعمال کے لیے" کھڑی تھیں۔ عینی شاہد بتاتا ہے کہ تین دن کی اجتماعی عصمت دری کے بعد ان پر مٹی کا تیل

چھڑک کر انہیں زندہ جلا دیا، ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ کئی کئی ماہ تک مسلمان اور کم سن لڑکیوں کو سربی فوجی جنسی غلام بنا کر رکھتے ہیں۔ جب حمل ہو جائے تو یہ کہہ کر رہا کر دیتے ہیں "جاؤ جاکر سربین بچوں کو جنم دو۔"

نمائندہ لکھتا ہے کہ "یہ وہ جنگ نہیں ہے جہاں شہری غلطی سے مارے جاتے ہیں بلکہ یہاں شہری بنیادی ہدف ہیں یہاں ہر وہ ہتھکنڈہ استعمال کیا جا رہا ہے جس سے شہری دہشت زدہ ہوں یا سب کچھ چھوڑ کر ہجرت کر جائیں اور اگر تمام مظالم کے باوجود ایسا نہ ہو تو پھر قتل کی پالیسی پر عمل ہوتا ہے جنگ کا بنیادی مقصد بوسنیا کی سرزمین کو مسلمانوں سے صاف کرنا ہے اس کام میں رضاکار سربی آرتھوڈکس اور یوگوسلاویہ کی باقاعدہ فوج بھی شامل ہے۔ (جنگ لندن)

ان حالات میں بوسنیا کی مسلم حکومت کے رہنماؤں کا یہ کہنا کہ سبرانیکا کا سقوط اور ہزاروں مسلمانوں کا انخلاء عالم اسلام کے لیے اس صدی کا سب سے بڑا المیہ ہے ایک حقیقت ہے۔ عالم اسلام کے رہنما گزشتہ چار سالوں سے یہ شرمناک اور ظالمانہ منظر برابر دیکھ رہے ہیں لیکن انہیں کچھ کر گزر جانے کی نہ ہمت ہے نہ توفیق۔ وہ بے شک جنیوا اور جدہ۔ اور دوسرے علاقوں میں بیٹھے اطمینان سے کھا پی کر قرار دادیں منظور کرتے ہیں۔ لیکن جب وقت عمل آتا ہے تو پھر یہ رہنما آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ سبرانیکا کے سقوط کے بعد مالی امداد کے اعلانات ہوئے اور کروڑوں پونڈ کی امداد کا اعلان کیا گیا لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ان رہنماؤں کی مالی امداد سے یہ مسئلہ حل ہو سکے گا؟ اطلاع ہے کہ جنیوا میں اسلامی وزرائے خارجہ کا ایک ہنگامی اجلاس ہونے والا ہے۔ اگر یہ اجلاس صرف قرار دادوں کے منظور ہونے تک محدود رہا اور ان قرار دادوں کو عملی شکل دینے کا کوئی فیصلہ نہ کیا گیا تو پھر اسے نشستن گفتند برخاستن ہی کہا جائے گا اور اگر اس اجلاس میں پچاس کے قریب اسلامی ممالک کے نمائندوں نے پوری جرأت اور غیرت ایمانی سے یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ بوسنیا کے مسلمانوں کی امداد میں کسی ملک کی کوئی رکاوٹ کو قبول نہ کریں گے اور ان کا سیاسی اخلاقی اور فوجی تعاون کرنا اپنا فریضہ سمجھیں گے اور پھر اسے عملی شکل میں لاکر دکھا دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ بوسنیا کا نقشہ ہی کچھ اور ہوگا۔ اور تاریخ میں ان رہنماؤں کا نام امر ہو جائے گا۔ وما علینا الا البلاغ

قارئین سے گذارش

خط وکتابت کے وقت اپنا خریداری / اعزازی تبادلہ نمبر ضرور لکھیں

ورنہ ادارہ جواب دینے سے معذور ہوگا